ادار یہ

(EDITORIAL)

کلام امیر المومنینؑ میں ثنائے رب العالمین

انسان عجیب وغریب مخلوق ہے، اس کے حدود بھی عجیب وغریب حد تک پھیلے بھی ہیں اور سمٹے بھی۔ اس کے جذبات ایک طرف اسے وہاں تک پہنچائے کہ اس کی خلقت پر خالق بھی اپنے کو مبارکباد دے، تو دوسری طرف پست ترین حیوان بھی اسے دیکھ کر اپنے منہ میاں مٹھو بن جائیں۔ انسان جب تعریف کرنے پر آتا ہے تو اچھے، برے سب کی تعریف کرسکتا ہے، جا بے جا تعریف کرسکتا ہے، دیکھے ان دیکھے کی تعریف کر سکتا ہے، ہرا یرے غیرے نتھو خیرے کی بھی تعریف کرسکتا ہے، محل بے محل، موقع بے موقع تعریف کرسکتا ہے، اور تعریف کے موقع ومحل پر تعریف روک بھی سکتا ہے۔ بے موقع ومحل تعریف کبھی خوشامد میں کرتا ہے، کبھی تفریحاً اور طنزاً بھی اور کبھی صرف اپنی خباثت کی بنا پر۔

ایک تعریف ایسی ہوتی ہے جو ہر وقت، ہر موقع، ہر محل پر کی جاسکتی ہے جو کبھی بے جا نہیں ہوسکتی۔ وہ ہے خالق و مالک ورب کی تعریف۔ انسان ہی اس کی تعریف کا حق کچھ حد تک ادا بھی کرسکتا ہے۔ معرفت کے ساتھ تعریف ہو تو حق تعریف ادا ہوسکتا ہے، معرفت کے تعلق سے انسان ۔۔۔ ما عرفناک۔ اسی لئے جب بندہ معرفت سے قاصر ہے تو تعریف کا حق بھی کیا ادا کر پائے گا!! یہاں ایک بات آڑے آتی ہے، اس نے یہ سارا کارخانہ خلقت سجایا تو بس اسی لئے تاکہ وہ پہچانا جائے۔ اگر کوئی ایک فرد بھی اس کو نہ پہچان سکے تو کیا اس کے منشا پر حرف نہیں آئے گا۔ یہاں پر ہمیں ایک 'معرفتی تثلیث' (عیسائیوں کے عقیدہ والی تثلیث نہیں بلکہ فخر المرسلینؐ کی بتائی ہوئی تثلیث) کا پتہ ملتا ہے۔ آپ کا ارشاد کچھ یہ ہے: خدا کو نہیں پہچانا سوائے میرے اور علیؑ کے، مجھے کسی نے نہیں پہچانا سوائے خدا اور علیؑ کے اور علیؑ کو کسی نے نہیں پہچانا سوائے خدا کے اور میرے۔

علیؑ جیسا معرفت رب رکھنے والا انسان کامل اگر ثنائے پروردگار میں تر زباں ہو تو اس تعریف کے کیا کہنے۔ کیا اب بھی کوئی کچھ شک کر سکتا ہے کہ تعریف کا حق ادا نہ ہوا۔ جناب امیر کے کلام بلاغت نہج میں اس کی تعریف بہت ملتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تعریف اول نمبر پر بھی ہے اور اول درجہ کی بھی۔ (یہاں بات اس کی صرف براہ راست تعریف کی ہے، ورنہ ہر ایک کی تعریف، ہر تعریف اسی تک پلٹتی ہے۔ سب تعریفیں اسی کے لئے ۔۔۔ الحمدللہ) سبحان اللہ! کلامِ امامِ اول سے ثنائے پروردگار پر سید العلماء کا ایک انتہائی قابل قدر مضمون ہمارے اس شمارہ کی زیب وزینت ہے۔ یہ شمارہ خدا ہی سے منسوب خاص مہینہ کی نذر ہے۔ اس مہینہ میں حمد وتسبیح کی خاص اہمیت وفضیلت ہے۔ اسی طرح یہ مضمون بھی صواب وثواب کا سبب ہونے کے ساتھ معرفت کی راہ کا ہادی ہوسکتا ہے آگے دعا ہے، خدا اس مبارک مہینہ کی برکتوں کے صدقہ میں ہم سب خصوصاً قارئین شعاع عمل کو برکت ورحمت ومغفرت نصیب فرمائے۔

م۔ر۔عابد